السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل مختلف رسائل میں حتی کہ اہلحدیث جماعت کے رسائل وکتب میں بھی یہ ملتا ہے کہ اللہ تعالی حاضر ناظر ہے حالانکہ اللہ تعالی سلف صالحین و صحیح مسلک کے مطابق اپنے عرش عظیم پر مستوی ہے اور ہر جگہ اس کی قدرت قاہرہ کام کررہی ہے اور اپنے علم کی صفت میں ہر جگہ ہے ،تاکہ بذات خود اور یہی قرآن حکیم میں مذکور ہے بہت سی آیات اس پر دال ہیں۔ مثلاً ''ثم استوی علی العرش 'الرحمن علی العرش استوی وغیرہما'' اس صورت میں کیا مذکورہ بالاالفاظ (حاضرناظر) (جس سے اللہ تعالی کا بذات خود ہر جگہ ہونا مترشح ہوتا ہے) کہنا جائز ہے۔ یا نہیں بینوا توجروا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس جواب کے لیے ذیل کا قاعدہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ کسی زبان کے لفظ یا جملہ کا دوسری زبان میں عام فہم ترجمہ کرنا یا اس کے مضمون کے ادا کرنے کے لیے اس زبان میں جو مروجہ الفاظ ہوں ان سے مطلب ادا کرنا کوئی معیوب بات نہیں ہے کیونکہ عوام اپنی زبان کے الفاظ کو زیادہ جلد سمجھ جاتے ہیں صرف یہ حاضر وناظر ہی نہیں اور بھی بہت سے الفاظ ہماری زبانوں میں عام طور پر رائج ہیں حالانکہ ان کے متعلق کسی نے اعتراض نہیں کیا مثلاً خدا دھنی پاک وغیرہ اب قرآن وحدیث میں خدا دھنی پاک وغیرہ میں سے کوئی لفظ بھی مستعمل نہیں ہے۔ حالانکہ یہ الفاظ زبان زد عام وخاص ہیں نہ کسی نے اس پر اعتراض کیا ہے نہ اس کو اللہ تعالی کے بارہ میں استعمال کرنے کو برا سمجھا ہے کیوں؟ اس لیے کہ یہ الفاظ اللہ تعالی کی صفات کے معانی میں جو خود اس ذات جل وعلا نے اپنی ذات قدوس پر اطلاق کئے ہیں مثلاً خدا لفظ القیوم کی معنی رکھتا ہے، دھنی مالک یا مولی کا ہم معنی ہے اور پاک قدوس کے معنی کا حامل ہے۔ اب خدا بخش کے معنی ہوئے قیوم کا بخشا ہوا، دھنی بخش مولا بخش کا مترادف ہے اللہ پاک اللہ قدوس کا ہم معنی ہے لہذا چونکہ یہ الفاظ اللہ تعالی کی ان ہی صفات کے معانی جو خود اس ذات قدوس نے اپنے اوپر اطلاق کیے ہیں (یعنی قیوم مالک یا مولی، قدوس یہ سب صفات قرآن حکیم میں ملتی ہیں) تو ان الفاظ کا استعمال کرنا جو ہماری زبانوں میں ان صفات کے مرادف ہیں کوئی معیوب بات نہیں ہے اسی طرح گو اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات جل وعلا تو عرش کریم پر مستوی ہے لیکن وہ اپنے وسیع علم وقدرت کے اعتبار کے ساتھ ہمارے ساتھ ہے قرآن حکیم فرماتا ہے:

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (الحدید:۴)

''یعنی اللہ تعالی تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہو اور وہ ذات پاک تمہارے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔''

اب اللہ تعالی کا ہمارے اعمال کو دیکھنے کا مفہوم لفظ ناظر سے ادا کیا گیا ہے۔ اور وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ کا مطلب اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ بذاتہ تعالی وتقدس اس جگہ پر موجود ہیں بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ ہمارے ساتھ (یعنیوهُوَ مَعَكُمْ) اب جو ساتھ ہونے کا مطلب لیا جائے گا وہی حاضر کا بھی ہوگا اگر ساتھ ہونے (مَعَكُمْ) سے ہر جگہ پر بذاتہ تعالی وتقدس موجود ہونا لازم نہیں آتا تو حاضر کے لفظ سے یہ کہاں لازم آتا ہے؟ مقصد یہ کہ لفظ حاضر اللہ تعالی کی معیت کو ظاہر کرتا ہے اور یہ لفظ ''معیت' کتاب وسنت میں بکثرت وارد ہے۔

اور جس طرح کتاب وسنت میں معیت سے مرادمیعت علمی ہے اسی طرح حاضر ہے (جو ہماری زبانوں میں اسی کا ہم معنی ہے) اس سے بھی یہی معیت علمی مراد ہے نہ کہ اللہ تعالی کا بذاتہ تعالی وتقدس موجود ہونا کسی زبان کا ہم معنی لفظ اللہ تعالی پر اطلاق کرنا ناجائز ہے۔ (یعنی جو اللہ تعالی کی کسی صفت کے مرادف ہو) تو اس سے دو خرابیاں لازم آئیں گی۔

(1)۔۔۔۔۔وہ تمام الفاظ جو متفقہ طور پر امت کے خواص وعوام استعمال کررہے ہیں۔ مثلاً خدا بخش، وھنی بخش اللہ پاک، پروردگار وغیرہ وغیرہ سب الفاظ ناجائز ہوجائیں گے اور زبان کا قافیہ ایسا تنگ ہوگا کہ ہر بڑی مشکل پیش آجائے گی۔

(۲)۔۔۔۔۔یہ کہ اس صورت میں ہم اللہ تعالی کی کسی بھی صفت کی معنی نہیں کرسکیں گے، فرض کیجئے ہم کہتے ہیں اللہ کریم ہے۔ اللہ غفور ہے اللہ سمیع وبصیر ہے۔ اب کوئی ہم سے پوچھے (مثلاً کوئی ان الفاظ کی معانی جاننے والا نہ ہو) کہ بھائی کریم کے کیا معنی ہیں غفور کا کیا مطلب ہے اور سمیع وبصیر سے کیا مراد ہے تو ہم اس کو کچھ بھی بتا نہیں سکتے ہیں صرف کہتے جائیں گے کہ بس جناب غفور ہے، کریم ہے وغیرہ وغیرہ باقی اس کی معنی نہیں کرسکتے اور اس طرز عمل سے جو خرابی لازم آئے گی، اس کے متعلق راقم الحروف کو لکھنے کی ضرورت ہی نہیں۔ ہر ایک اندازہ لگا سکتا ہے۔

خلاصہ کلام: ۔۔۔۔۔اللہ تعالی کے لیے حاضر وناظر کہنا ناجائز نہیں ہے کیونکہ یہ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ کا مفہوم ادا کرتا ہے اور جس طرح اس آیت کریمہ سے معیت علمی مراد ہے اسی طرح حاضر سے بھی مراد اللہ تعالی کا علم کی صفت کے اعتبار سے ہمارے ساتھ ہونا ہی مراد ہے نہ کہ کچھ اور ایک عام اور مروجہ لفظ حاضر سے ادا کیا گیا ہے یعنی اللہ تعالی حاضر ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ